سوال

(81)حج کی وصیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا بھائی فوت ہونے لگا، اس نے تین سو روپیہ مجھے دیا کہ میری طرف سے تم نے حج کرنا، وہ روپیہ میں نےاپنے پاس رکھ لیا، کہ وقت پر جا کرحج کراؤں گا، اسی اثنا میں ایک شخص دوہزار روپیہ مجھ سے ٹھگ کرلے گیا، بھائی کا یا ہوا روپیہ بھی اس میں شامل تھا، اب میرے پاس سوائے سات ایکڑزمین کے اور کوئی جائیداد نہیں ہے، اس میں سرکاری معاملہ واخراجات خانہ داری میرے ذمہ ہے، اب عرض یہ ہے کہ اگر کسی حاجی کوکچھ روپیہ دے دیئے جائیں کہ وہ میرے بھائی کی طرف سےحج کر آئے کہ وہ وہاں جا کر میرے بھائی کا حج کرا دیں تو اس طرح ادا ہوسکتا ہے یا نہیں۔ باقی روپیہ میرے ذمہ سے ساقط ہوجائے گا، یا میں خود جا کراپنے بھائی کا حج کروں، مالی حالت تو آپ کو معلوم ہوگئی بدنی حالت یہ ہے کہ عمر رسیدہ ہوں،چلنے کی طاقت نہیں ہے، بلکہ جہاز کی تکلیف برداشت نہیں کرسکتا؟ (مولوی عبدالحق چک ۲۳ بہاولپور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال کی صورت میں اگر بھائی نے حج کے علاوہ بطور قرض روپیہ برتنے کی اجازت دی تھی تو پھر یہ قرض ہوگیا اور قرض دینا پڑتا ہے خواہ‌اپنے گھر کی اشیاء فروخت کرکے دے کیونکہ وہ ذمہ ہے اگر بھائی کی اجازت کے بغیر برت لیا ہے تو یہ غضب ہے اور غضب کی صورت میں بھی‌شئے دینی پڑتی ہے، غرض ٹھگ کے ہاتھ روپیہ بھی گیا، جب برتنے کا قصد ہوا، ورنہ ٹھگ کے ہاتھ میں نہ جاتا۔ بس یہ روپیہ ہر صورت میں بھرنا پڑے گا، کیونکہ یہ ایک قسم کی امانت ہے، اور امانت کے ادا کرنے کی تاکید ہے، جیسے آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ میں‌تاکید کے ساتھ حکم دیا ہے، غرض اس بوجھ سے حتی الوسع بہت جلد سبکدوش ہونے کی کوشش کرنی چاہیے، رہاحج کا مسئلہ سووہ معلوم ہے، جب انسان کے ذمہ‌حج فرض ہوجاتا ہے، تو اس کو حکم ہے کہ خود کرے اگر خود نہیں کرسکتا تو اس کی طرف سے دوسرا کرلے۔ مشکوٰۃ کتاب المناسک ۱ میں حدیث ہے کہ ایک عورت نے کہا اے اللہ کے رسول میرے باپ کو فریضہ حج نے بڑھاپے کی حالت میں پایا ہے کیا میں اس کی طرف سے حج کروں، فرمایا: ہاں۔ ایک اور حدیث ۲ میں ہے، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، کہا میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی، وہ مرگئی فرمایا اگر اس کے ذمہ قرض ہوتا تو ادا کرتا، کہا ہاں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کا قرض اس کے زیادہ لائق ہے۔

۱ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ان امراة من خثعم قالت یارسول اللہ ان فریضة اللہ علی العباد فی الحج ادرکت ابی شیخا لایثبت علی الراحلة افاحج عنه قال نعم وذالک فی حجة الوداع)) متفق علیہ (مرتب)

۲ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اختی نذرت ان تحج وانہا ماتت فقال النبیؐ لو کان علیہا دین اکنت قاضیہ قال نعم قال فاقض دین اللہ فہوا حق بالقضاء)) (متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۲۲۱)

مرنے والے بھائی کی طرف سے حج فرض ہوگیا۔ اگر زندہ بھائی ایسا کمزور ہے کہ اگر اسے اپنا حج کرنا پڑتا تو اس کی بھی طاقت نہ رکھتا تو اس صورت میں کسی دوسرے کو روپیہ دے دے تاکہ وہ حج کر آئے مگروہ شخص ایسا ہونا چاہیے جس نے پہلے اپنا حج کیا ہو۔ کیونکہ دوسرے کی طرف سے وہ ہی حج کر سکتا ہے، جواپنے فرض سے فارغ ہوچکا ہو۔

آج کل تین سو روپیہ میں حج تو ہو جاتا ہے لیکن ذرا تکلیف ہوتی ہے اگر کوئی باعتبار آدمی جو پہلے حج کر چکا ہو تین سو روپیہ میں حج کو جانا منظور نہ کرے تو پھر یہ روپیہ جہاد میں صرف کیے جائیں، کیونکہ حج کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرمایا ہے، جیسے مشکوٰۃ کتاب المناسک ۱ میں ہے کہ عورتوں پر جہاد ہے جس میں لڑائی نہیں حج اور عمرہ۔ اس لیے کوئی شئے جہاد میں وقف کی جائے، تو وہ حج میں صرف ہو سکتی ہے، جیسے ابوداوٗد میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا، ایک عورت نے اپنے خاوند کو کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرائے۔ خاوند نے کہا کہ میرے پاس سواری نہیں جس پر تجھے سواری کراؤں، عورت نے کہا اپنے فلاں اونٹ پر حج کرا۔ خاوند نے جواب دیا کہ وہ فی سبیل اللہ وجہاد میں وقف ہے، پھر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج سے فارغ ہونے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ قصہ سنایا، آپ نے فرمایا اگر تو اس اونٹ پر حج کراتا تو یہ بھی فی سبیل اللہ ہوتا، سو اب عورت رمضان میں عمرہ کرے یہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

۱ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں: عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ علی النساء جہاد قال نعم علیہن جہاد لا قتال فیہ الحج والعمرۃ رواہ ابن ماجۃ مشکوٰۃ ص ۲۲۲) مرتب

اس سے معلوم ہوا کہ حج اور جہاد کو آپس میں بڑی مناسبت ہے، پس حج کا روپیہ جہاد میں صرف ہو سکتا ہے، اگر جہاد کا بھی موقع نہ ہو تو پھر کسی درس میں دیئے جائیں کیونکہ درس وتدریس کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بمنزلہ جہاد کے فرمایا ہے، جیسے مشکوٰۃ باب المساجد ۱ میں حدیث ہے کہ جو میری اس مسجد میں صرف خیر سیکھنے سکھانے کے لیے آئے، وہ بمنزلہ مجاہد فی سبیل اللہ کے ہے۔ درس کے بعد زیادہ عبادت کرنے والے بھی اس روپیہ کا مصرف ہو سکتے ہیں، جو رات کو قیام کرتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہد کو ان کے مثل بتایا ہے چنانچہ مشکوٰۃ کتاب الجہاد ۲ میں ہے: المجاہد من جاہد نفسہ فی طاعۃ اللہ المہاجر من ہجر الخطایا والذنوب مشکوٰۃ کتاب الایمان۔ یعنی مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو خطا اور گناہ ترک کر دے۔ (عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ، ۸ جمادی الاول ۱۳۵۱ ہجری، ۱۰ ستمبر ۱۹۳۲ئ، فتاویٰ اہلحدیث جلد ۲ ص ۵۸۸)

۱ یہ حدیث مشکوٰۃ ص ۷۱ میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ (مرتب)

۲ یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے مشکوٰۃ کتاب الایمان ص ۱۵ میں مروی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 08 ص 92-94

محدث فتویٰ